Fikr-o-Nasar (Islamabad) 3:6 (1965) © rasailojaraid.com

انتخاب

علامه اقبال رح سے ایک گفتگو

وطن دوستی اور اسلام

مولانا عبد المجید سالک مرحوم و مغفور

ایک دن میں نے علامه اقبال سے سوال کیا - که آپ تو قومیت و وطنیت کے سیاسی تصور کو اسلام کے خلاف سمجھتے هیں - پھر مصطفیٰ کمال کی تعریف کیوں کرتے هیں جس نے دنیائے اسلام میں سب سے پہلے مغربی انداز کی قومیت پرستی کی بنیاد رکھی اور غیر ترک قوموں سے اپنا دامن چھڑا کر اپنی نئی جمهوریه کو صرف ترکوں کے لئے مخصوص کر دیا - فرمانے لگے که میں جو کچھ بیان کرتا هوں وه اسلام کا مثالی و عینی تصور هے جس تک پہنچنے کے لئے همیں بعض مرحلوں میں سے گزرنا هوگا اگر زمانهٔ حاضر میں نیشنلزم هی حصول قوت کا ذریعه هے - تو مسلمان قوموں کو اسے اختیار کر لینا چاهئیے - کیونکه اس مادی دنیا میں حصول قوت هر قوم کا نصب العین هے اور اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ میرے نزدیک اس میں مضائقه نہیں که افغانی - ایرانی - عراقی - شامی - حجازی - مصری - عرب اور ترک اپنی اپنی حدود کے اندر اپنی اپنی قوم کو طاقتور بنانے میں مصروف هو جائیں - میں نے گذارش کی تو اس کا نتیجه یہی هوگا که جس طرح یورپ کی قومیں الگ الگ طاقت حاصل کرنے کے بعد ایک دوسری کو پھاڑ کھانے میں مصروف هیں - اسی طرح مسلمان قومیں بھی جب قوت حاصل کر لیں گی تو انهی کے نقش قدم پر چلیں گی کیونکه اس جغرافیائی قومیت سے عصبیت اور خونخواری کے سوا دنیا کو کچھ حاصل نہیں هوتا ' فرمانے لگے - یه صحیح هے اسی لئے تو میں بار بار اخوت اسلامی اور اتحاد عالم اسلام پر زور دیتا رهتا هوں- اور میرے نزدیک مصطفیٰ کمال سے بھی یه مقصد پوشیده نہیں - چنانچه انهوں نے میثاق سعد آباد سے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اتحاد کا آغاز بھی کر دیا ہے اگرچہ ابھی یہ میثاق بالکل ابتدائی حیثیت رکھتا ہے لیکن آگے چل کر اسلامی ملکوں کے درمیان جارحانہ و مدافعانہ معاہدے کی صورت اختیار کر سکتا ہے - اس کے علاوہ دنیائے اسلام کے علماء - شعرا - ادبا اور صحافیوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے جغرافیائی مسکن و موطن کی تقویت کے ساتھ ہی ساتھ یہ نصب العین مسلسل و متواتر مسلمان کے سامنے پیش کرتے رہیں - کہ اسلام ایک وحدت ہے - اور اس کے اجزا کو ہر حال میں متحد رہنا ہے - ورنہ وہ وحدت کثرت میں بدل جائے گی - اور اسلام کا مقصد (یعنی توحید نوع انسانی) فوت ہو جائے گا - عیسائی قوموں کے سامنے ایسا کوئی نصب العین نہیں تھا لہذا وہ دینی اخوت کے تصور پر قائم نہ رہ سکیں مسلمان قوموں کے سامنے ایک خدا ، ایک رسول، ایک دین ، ایک کعبہ اور اخوت اسلامی کا روشن نصب العین موجود ہے اگر انہوں نے اس نصب العین کو ترک نہ کیا تو مسلمان قومیں حصول قوت کے بعد بھی ایک دوسرے کی دشمن نہ بنیں گی - اور یورپ کی فتنہ انگیز اور فساد آموز قومیت پرستی کی تقلید کا شکار نہ ہوں گی -

میں نے دوسرا سوال کیا- کہ آپ مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی تو اتحاد، ترقی اور سر بلندی کی تعلیم دیتے ہیں لیکن ہندوستان کے مسلمانوں کو حب وطن کی تلقین نہیں فرماتے آپ کا کلام اس موضوع سے بالکل خالی ہے-یہ سن کر مسکرائے - اور کہنے لگے کہ وطن اس خطہ ارضی کو کہتے ہیں جس میں کوئی قوم اپنے دین - اپنی ثقافت - اپنے ادب اور اپنی معاشرت کی حفاظت و ترقی پر پوری طرح قادر ہو جب ہندوستان کے مسلمان اپنا وطن پیدا کر لیں گے تو ان پر بھی حب وطن اسی طرح فرض و واجب ہوگی جس طرح دوسری قوموں پر ہے اور تم نے دیکھا نہیں کہ میں نے ان مسلمان قوموں کو جن کے وطن موجود ہیں قومیت کے نام پر بھی ابھارنے کی کوشش کی ہے ، ''او غافل افغان'' اور امیر امان اللہ کے نام پیغام سے یہ ظاہر ہے - اس کے علاوہ میں نے قوم ترک کو ترک کی حیثیت سے غیرت دلائی ہے - جب مسلمانان ہند اپنا وطن پیدا کر لیں گے تو اسی اپیل کے وہ بھی مخاطب ہوں گے -

اس گفتگو کی کیفیت بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ جو نوجوان ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقبال کے کلام کو پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں وطن کا کوئی تصور ہی نہیں - اور پاکستان سے کامل وابستگی اسلام کے کسی اصول کے خلاف ہے وہ متنبہ ہو جائیں۔ اور اقبال کے کلام کو اس گفتگو کی روشنی میں پڑھیں - اقبال ایک طرف تو ترکوں کے ایک قبیلے کی عظمت کا ذکر کر کے دوسرے قبیلے کو غیرت دلاتے ہیں - کہ تم کو کیا ہو گیا ہے -

درفش عظمت عثمانیاں دوبارہ بلند
بحیرتم کہ بہ تیموریاں چہ افتاد است

اور پھر ہندوستان کے پائے تخت کا ذکر کس انداز سے کرتے ہیں کہ

ہزار مرتبہ کابل فزوں تر ز دہلی است
کہ ایں عجوزہ عروس ہزار داماد است

وہ امان اللہ خان سے کہتے ہیں کہ ''کوش در تہذیب افغان غیور'' حالانکہ قاعدے کے اعتبار سے انہیں یہ کہنا چاہیئے تھا - کہ مسلمان کی تہذیب کے لئے کوشش کرو - لیکن اقبال کی حقیقت نگری کا تقاضا یہی تھا کہ وہ ہر مسلم قوم کے زعیموں کو اسی مسلم قوم کی خدمت اور تقویت کی تلقین کے کریں - کیا اس سے یہ نتیجہ واضح طور پر نہیں نکلتا کہ اگر اقبال قیام پاکستان کے وقت زندہ ہوتے تو حب وطن - خدمت وطن اور غیرت وطن کی تلقین سب سے بڑے علم بردار ہوتے ؟ اور مسلمانوں کو اپنے وطن سے کامل طور پر وابستہ رہنے اور اس کی قوت میں اضافہ کرنے کی نصیحت شب و روز فرماتے ؟

اقبال نے جس پاکستان کا تصور ہم کو دیا - وہ یہ تھا کہ ایک ایسا ملک جس میں مسلمان سر بلندی اور آبرو مندی کی زندگی بسر کریں - اپنے دین اپنی ثقافت کو چار چاند لگائیں - اپنی مادی قوت کو اتنا بڑھائیں کہ دنیا ان کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی وہ اخوت اسلامی اور اتحاد عالم اسلام کے بھی نقیب و علم بردار رہیں - جس کی تعلیم و تلقین سے اقبال کا کلام ابتدا سے انتہا تک معمور ہے - پاکستان کے نوجوانوں کو چاہیئے کہ اس تصور کو عملی صورت دینے میں شبانہ روز مصروف رہیں -

© rasailojaraid.com